Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:12 (1976)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؀

نظرات

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کا سولھواں یومِ تاسیس بڑے پروقار انداز میں منایا گیا۔ صدرِ پاکستان جناب فضل الٰہی چودھری نے یومِ تاسیس کی سہ روزہ تقریبات کا افتتاح کیا اور اس میں غیر ملکی سفارتی نمائندوں کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اس موقع پر لیکچرز اور سیمینار کے علاوہ اسلامی علوم سے متعلق کتابوں کی ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔ سیمینار میں جہاں ملک کے ممتاز اہلِ علم اور مقتدر شخصیتوں نے شرکت کی، وہاں اسلامی کتب کی نمائش میں تیس ملکوں نے حصہ لیا۔ ان ممالک میں افغانستان، بنگلہ دیش، بھارت، مصر، ایران، اردن، کویت، سعودی عرب، سوڈان، شام، ترکی، متحدہ عرب امارات، آسٹریلیا، بلجیم، فلپائن، ڈنمارک، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، ہنگری، سپین، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ اور امریکہ وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان کے ناشرینِ کتب کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔
اس طرح اس یومِ تاسیس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی۔ اب ادارہ اپنی سولہ سالہ زندگی کے دوران، اوّلین مرتبہ عالمی سطح پر متعارف ہوا ہے۔

صدرِ پاکستان جناب فضلِ الٰہی چودھری نے اپنی افتتاحی تقریر میں ایک ایسے اسلامی معاشرتی نظام کی تشکیل پر زور دیا ہے جو ترقی پذیر، عادلانہ، روادارانہ، مادی طور پر خوشحال، اخلاقی لحاظ سے مضبوط اور ثقافتی اعتبار سے بلند تر ہو۔ آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ وفاقی وزیر مذہبی امور کی دانش مندانہ رہنمائی میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی نے یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کی طرز پر اپنی ہیئت کی مکمل طور پر تشکیلِ نو اور اپنے مقاصد کی از سرِ نو تشریح کا مرحلہ طے کر لیا ہے اور خصوصی تجاویز مرتب کر کے اور تحقیقات کے موضوعات کو اوّلیت دے کر جن کا ہمارے آج کے حالات سے قریبی تعلق ہے، نئی ترجیحات قائم کر لی ہیں۔ صدرِ مملکت اور مذہبی امور کے وفاقی وزیر نے اس

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

ادارہ کے بارے میں جن توقعات کا اظہار کیا ہے، انشاء اللہ العزیز یہ ادارہ ان توقعات پر پورا اترے گا۔
ہمارے لیے یہ بات بڑی اطمینان بخش ہے کہ حکومت خود عوام میں اسلام کا صحیح شعور بیدار کرنے کی خواہاں ہے۔ جبکہ قیام پاکستان سے پہلے اور بعد میں بھی اہل علم انفرادی طور پر اور بعض علمی و تحقیقی ادارے نجی طور پر یہ خدمت انجام دے رہے تھے۔ موجودہ عوامی حکومت نے دستور کے عین مطابق پاکستانی معاشرے کو صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ بنانے اور ملک کے تمام قوانین کو ایک مقررہ مدت کے اندر قرآن وسنت کے مطابق تبدیل کرنے کا عزم کر رکھا ہے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ادارہ کے یوم تاسیس پر اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ موجودہ عوامی حکومت اسلام کی انقلابی تعلیمات کو فروغ دینا چاہتی ہے تاکہ دنیا بھر میں یہ احساس عام ہو سکے کہ اسلام انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ایک متحرک نظام ہے۔ ہم وزیر اعظم پاکستان کو کارکنان ادارہ کی طرف سے یقین دلاتے ہیں کہ اس مقصد کے حصول کے لیے ادارۂ تحقیقات اسلامی اپنا کردار موثر طریق سے ادا کرے گا اور ہمارے روشن خیال دانشور، اسلام کی انقلابی تعلیمات کو جدید سائنسی اور عقلی دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کر کے اپنے تحقیقی کارناموں سے معاشرہ کے اندر ذہنی انقلاب برپا کریں گے۔

یوم تاسیس کی تقریبات میں فن تحقیق، اسلامی علوم و فنون اور مسلم تہذیب و ثقافت کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مذہبی امور کے وفاقی وزیر جناب مولانا کوثر نیازی نے، جو ادارہ کے چیئرمین بھی ہیں، یوم تاسیس کی افتتاحی تقریب میں صدر مملکت کو خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں اسلامی امور کی تحقیقات کرنے والا یہ ادارہ صرف تحقیقی نوعیت کی سرگرمیوں میں حصہ لیتا تھا لیکن عوامی حکومت کے برسر اقتدار آتے ہی اس ادارہ کو یہ کام سونپ دیا گیا ہے کہ وہ زندگی کے مختلف شعبوں کے مسائل کو سامنے رکھ کر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان مسائل کا موزوں، منصفانہ اور قابل عمل حل پیش کرے۔ ادارے کے سامنے بڑا کام یہ ہے کہ وہ پہلے ان مسائل پر غور کرے جو مسلم ممالک کو درپیش ہیں۔ یہ مسائل جدید تہذیب کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جناب مولانا کوثر نیازی نے اپنے افکار کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ ادارہ کے محقق بارہ مختلف منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ اور سب سے اہم منصوبہ سیرت نبوی پر مستند کتاب کی اشاعت ہے۔ بنا بریں جدہ کے مسلم یکجہتی فنڈ نے مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی پیدا کرنے کے لیے ادارہ کو پچاس لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے جو اس ادارہ کی خدمات کے اعتراف کا ثبوت ہے۔ اس رقم سے ادارہ کو تحقیقاتی پروگرام مکمل کرنے میں مزید مدد ملے گی۔

ادارۂ تحقیقات اسلامی کے یوم تاسیس کی تقریبات میں جن مقتدر شخصیتوں نے اپنے خیالات کا اظہار

کیا ہم انہیں باری باری "فکر و نظر" کی زینت بناتے رہیں گے۔ اسلام میں تحقیق و جستجو کے موضوع پر ان کے افکار فکر انگیز بھی ہیں اور فکر افروز بھی اور یہ افکار اوراق کی صورت میں محفوظ ہو جائیں تو بہتر ہے۔

جہیز بل کا خیر مقدم

ہمارے معاشرتی مسائل میں جہیز کی ادائیگی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اُس کا براہ راست اثر بالخصوص متوسّط اور غریب والدین پر پڑ رہا ہے۔ جو "جہیز" کے نام پر بے جا فرمائش پوری کرنے سے قاصر ہیں۔ یا اپنی محدود آمدنی اور محدود ذرائع کی بدولت "زیادہ جہیز دینے کی دوڑ" میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اور اس طرح قوم کی ہزاروں ہونہار بچیاں مطلوبہ جہیز ساتھ نہ لے جانے کی پاداش میں اچھے رشتوں سے محروم رہتی ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد جہیز کے اس معاشرتی پہلو کو جو ایک "مسئلہ" بن گیا تھا، شدت سے محسوس کیا جاتا رہا۔ اس مسئلے سے جو المناک واقعات جنم لیتے رہے کبھی کبھی ان کی جھلکیاں بھی ملکی اخبارات میں قوم کے سامنے آتی رہیں۔ لیکن عملی قدم بالکل نہ اٹھایا گیا۔ عوامی حکومت نے معاشرتی و معاشی اصلاحات کے ذریعے جو اقدام کئے ہیں ان کے پیشِ نظر یہ سماجی مسئلہ بھی زیرِ غور آیا۔ اس اہم سماجی مسئلہ کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانے میں جناب مولانا کوثر نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور، اقلیتی امور و بیرون ملک پاکستانی امور نے اہم اور بنیادی کردار ادا فرمایا۔ آپ نے اگست ۱۹۷۵ء میں وفاقی کابینہ کی میٹنگ میں اپنی تجاویز اس اہم مسئلہ کے لیے پیش کیں۔ ان تجاویز کو سراہتے ہوئے کابینہ نے اسے قانونی شکل دینے کی منظوری دے دی۔

چنانچہ ۱۲ نومبر ۱۹۷۵ء کو وزیر موصوف نے "جہیز اور شادی کے تحائف (پابندی) ایکٹ ۱۹۷۵ء" کے نام سے ایک جامع بل قومی اسمبلی میں پیش کیا۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک اسٹینڈنگ کمیٹی قائم کی گئی۔ جس نے ایک سوالنامہ جاری کیا اور مختلف حلقوں اور تنظیموں نے اپنی آراء اس کمیٹی کو ارسال کیں۔ قومی اسمبلی کے باقاعدہ اجلاس منعقدہ ۴ مئی ۱۹۷۶ء میں یہ بل زیرِ بحث آیا۔ قومی اسمبلی کے ہر سیاسی فکر کے ممبران نے اس بل کی افادیت کو سراہا اور مفید تجاویز بھی پیش کیں۔ اس بل میں ممبران اسمبلی نے جس توجہ اور ذاتی دلچسپی کا اظہار کیا اس سے جہیز کے مسئلہ کی نوعیت و اہمیت اور واضح ہوتی ہے۔ سترہ مئی کو یہ بل سینٹ میں پیش ہوا۔ اٹھارہ اور ۱۹ مئی کو اس پر خوب بحث ہوئی اور بالآخر یہ بل متفقہ رائے سے پاس ہوگیا۔

جہیز بل کی منظوری ایک خوش آئند اقدام ہے اس میں جہیز کی صورت گری اسلامی تقاضوں کے مطابق کی گئی ہے اور فی زمانہ جہیز کی جو صورت محض نمائشی اور غیر اسلامی ہے' اسے ختم کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ بہت جلد یہ قانون عملاً نافذ ہو جائے گا۔

سید ابوبکر غزنوی

سید ابوبکر غزنوی اس دار فانی سے رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اس سرکاری وفد کے ہمراہ لندن میں منعقدہ جشن اسلامی میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے جس کی سربراہی وفاقی وزیر مذہبی و اقلیتی امور و امور بیرون ملک پاکستانی نے کی تھی، ۴ اور ۵ اپریل کی درمیانی شب ٹریفک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ ویسٹ منسٹر ہسپتال لندن میں انھیں بروقت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ جناب مولانا کوثر نیازی خود بنفس نفیس کئی بار ان کی تیمار داری کے لیے ہسپتال تشریف لے جاتے رہے اور آپ نے پاکستانی سفارت خانے کو ہدایت کی کہ ان کی دیکھ بھال میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے، مگر قدرت کی طرف سے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ والا فیصلہ صادر ہو چکا تھا۔ سید ابوبکر غزنوی ۲۵ اپریل کو چار بجے شام زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

سید ابوبکر غزنوی کی اچانک رحلت پر ہر صاحب دل پاکستانی کو صدمہ پہنچا ہے' اس قحط الرجال کے دور میں مرحوم علم و دانش، تقویٰ و طہارت، ذکر و فکر اور فہم و فراست میں اپنے آباء و اجداد کی روایات کے حامل اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے نمایاں مقام رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو گوناگوں خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ مرحوم نامور اہل علم، اسلامی یونیورسٹی بہاول پور کے وائس چانسلر اور خاندان غزنویہ کے چشم و چراغ تھے۔ اُن کی وفات حسرت آیات سے بلاشبہ ملت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور ملک کے علمی و دینی حلقوں میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ ہم اس موقع پر مرحوم کے رفع درجات کے لیے دعاگو اور ان کے پسماندگان کے رنج و محن میں برابر کے شریک ہیں ؂